کتابخانه جامع
جامعة العلوم
معاونت پژوهش
مرکز جهانی علوم اسلامی

مرکز جهانی علوم اسلامی

مدرسه عالی فقه ومعارف اسلامی

پایان نامه کارشناسی ارشد

رشته فقه و معارف اسلامی

عنوان:

تاریخ تشیع: آغاز سے غیبت کبریٰ تک

استاد راهنما:

حجة الاسلام والمسلمین محمد صادق حیدری

استاد مشاور:

حجة الاسلام والمسلمین غلام حسن محرمی

دانش پژوه:

مرزا حسین اخلاقی

سال ۱۳۸۳

کتابخانه جامع مرکز جهانی علوم اسلامی
شماره ثبت: ۴۳۴
تاریخ ثبت:

بسم الله الرحمن الرحیم

عرض مترجم

بسم الله الرحمن الرحیم

کسی بھی کتاب کے ترجمے سے پہلے چند نکات کوملحوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

(۱)۔سب سے پہلے کسی مناسب موضوع کا انتخاب ہے، ایسا انتخاب جوافادیت کے اعتبار سے ہمہ گیراور ہمہ جہت ہواور ہر عمر کے افراداس سے کماحقہ استفادہ کرسکیں۔

(۲)۔ دوسرا یہ کہ جس زبان میں ترجمہ ہورہا ہو اس کا انداز سلیس ہونا چاہئے اورایسی اصطلاحات کا استعمال جومتروک ہوچکی ہوں یا پھرانہیں سمجھنے کے لئے ڈکشنری کی ضرورت پڑے، غیر مناسب ہے تا کہ ہر طبقے کے لوگ دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کرسکیں۔

(۳)۔بازار میں موجودتراجم میں موضوع کے لحاظ سے ایک نیا اضافہ ہواور قارئین کے ذوق وسلیقہ اوران کی علمی تشنگی کو بجھانے میں معاون ثابت ہو۔

زیرنظر کتاب جومحترم مؤلف غلام حسن محرمی صاحب کی انتھک محنتوں کا نتیجہ ہے لہٰذاان کی اس کوشش سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی خاطر حقیر نے اس کتاب کے ترجمے کی ٹھان لی۔اس ترجمے میں درج بالانکات پر پوری توجہ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔اس کے علاوہ یہ کتاب تاریخ اسلام بالخصوص تشیّع کی تاریخ سے شغف رکھنے والوں اورخاص طور پران نوجوانوں کے لئے بھی جواپنی تاریخ اوراپنے مذہب کے آغاز کے اسباب کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں،ایک گراں بہاتحفہ ہے۔

مؤلف کے لکھنے کا انداز بہت سادہ اورخوبصورت ہے۔ ہر درس کے آخر میں اس کا خلاصہ اوراس درس سے متعلق سوالات کواضافہ کر کے انہوں نے اس کتاب کی تالیف میں چار چاند لگادیئے ہیں۔تا کہ اسکول کالج کے طالب علم بیشتر بہرہ مند ہوسکیں اوراس کتاب کواپنے نصاب کا حصہ سمجھ کر پڑھیں۔

آخر میں ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اس ترجمے میں ہرطرح کی معاونت کی اورخداوندعالم کی بارگاہ میں دعا گوہوں کہ خداان کی توفیقات میں روز بروز اضافہ کرے۔دستور کے مطابق قارئین محترم سے گزارش ہے کہ ترجمے کی غلطیوں سے حتماً آگاہ فرما کرخودبھی اس نیک کاوش میں شریک ہوں۔

والسلام

مرزا حسین اخلاقی

قم المقدسہ

۱۰ شعبان المعظم ۱۴۳۵ ھ ق

خلاصہ مطالب

اس کتاب کے پہلے باب میں مؤلف نے تاریخ تشیع کے اہم منابع کو ذکر کیا ہے۔اوران کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) منابع اور مدارک خصوصی (۲) منابع اور مدارک عمومی

دوسرے باب میں مذہب شیعہ کی تشکیل کے بارے میں بحث کی ہے اور لفظ شیعہ کے معنی کو قرآن اور لغت کی رو سے بیان کیا ہے اور آغاز تشیع کے بارے میں جو مختلف نظریات بیان ہوئے ہیں ان کو ذکر کرتے ہوئے ایک ایک کر کے رد کیا ہے اور مختلف دلائل کے ذریعے ثابت کیا ہے کہ تشیع کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں رکھی گئی مؤلف کے بقول اس نظریہ کو کچھ تعداد کے سوا تمام علماء شیعہ مانتے ہیں، اور اہل سنت کے بعض مفکرین بھی اس نظریہ کے قائل ہیں۔اور اسی فصل میں واقعہ سقیفہ میں قریش کے کردار کو بیان کرتے ہوئے مؤلف فرماتے ہیں کہ قریش کے کردار کو واقعہ سقیفہ میں نظر انداز نہیں کیا جانا چاہئے۔ کیونکہ صرف وہی لوگ تھے کہ جنھوں نے خاندان رسالت کے حق کا غصب کیا ہے اور علیؑ نے مختلف مواقع پر قریش کے ظلم وستم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کی کاندان رسولؐ کے ساتھ دشمنی کے درج ذیل اسباب بیان کئے ہیں۔

پہلا سبب

حکومت کی خواہش کے سبب پیغمبرؐ کے فرمان کو قبول نہیں کیا کیونکہ پیغمبری کی اطاعت ان کی حکومت طلبی کے ساتھ ساز گار نہیں تھی۔

دوسرا سبب

بنی ہاشم اور قریش کے درمیان مخالفت اور حسد پایا جاتا تھا۔

تیسرا سبب

علیؑ نے مختلف اسلامی جنگوں میں ان کے کافر اجداد کو قتل کیا تھا اس وجہ سے علیؑ کے ساتھ ان کی دشمنی تھی۔اور اس باب کے ساتویں درس کا خلاصہ یہ ہے۔

امام علیؑ نے مصلحت اسلام کی خاطر اپنے حق سے چشم پوشی اور خاموشی اختیار کی، اور علیؑ کی فرمایشات کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل چیزوں کو علیؑ کے سکوت کی علت قرار دے سکتے ہیں۔

(الف) مسلمانوں کے درمیان پھوٹ پڑ جانے کا خطرہ۔

(ب) جو اسلام سے منحرف اور بدلے ہوئے تھے ان کی طرف سے خطرہ تھا۔

(ج) خاندان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کرنا۔

تیسرے باب: میں پہلے تین خلفاء کے دور حکومت سے لے کر عباسی حکومت کے اختتام تک شیعوں پر گذرنے والے حالات کا تجزیہ کیا ہے اور عباسی دور حکومت میں مذہب تشیع کے پھیلنے کے اسباب کو بیان کیا ہے۔

چوتھے باب: میں شیعہ اور علوی تحریکوں کے بارے میں تجزیہ کیا ہے۔

پانچویں باب: میں تشیع کی جغرافیائی وسعت کو بیان کیا ہے۔

چھٹے باب: میں شیعوں کے اندر پائے جانے والے گروہوں کا ذکر کیا ہے۔

ساتویں باب: میں شیعوں کے علمی کارناموں پر روشنی ڈالی ہے۔

اور آٹھویں باب: میں تشیع کی ترویج میں شیعہ شعراء کے کردار کو اجاگر کیا ہے۔

فہرست مطالب

عرض مترجم ۱۵
مقدمہ مؤلف ۱۷
فصل اول: منابع پر ایک مختصر نظر ۱۹
پہلا درس ۲۱
خصوصی منابع ۲۱
۱۔ مقاتل الطالبین ۲۱
۲۔ الدرجات الرفیعہ فی طبقات الشیعہ ۲۲
۳۔ اعیان الشیعہ ۲۳
۴۔ تاریخ الشیعہ ۲۵
۵۔ شیعہ در تاریخ ۲۵
۶۔ جہاد الشیعہ ۲۶
۷۔ تاریخ تشیع در ایران از آغاز قرن ہشتم ہجری ۲۷
پہلے درس کا خلاصہ ۲۸
سوالات ۲۸
دوسرا درس ۲۹
منابع عمومی ۲۹
۱۔ عام تاریخ ۲۹
۲۔ ائمہ معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی پر لکھی گئی کتابیں ۳۰
۳۔ جنگ اور فتنہ و فساد کی کتابیں ۳۱
۴۔ علم رجال اور ان کے طبقات کی کتابیں ۳۱
۵۔ جغرافیائی کتابیں ۳۲
۶۔ اطلاعاتی کتابیں ۳۲

۷۔سلسلۂ انساب کی کتابیں.......................۳۳
۸۔حدیث کی کتابیں.......................۳۳
۹۔ادیان ومذاہب کی کتابیں.......................۳۴
دوسرے درس کا خلاصہ.......................۳۵
سوالات.......................۳۵
دوسری فصل: شیعہ کا وجود کس طرح تشکیل پایا؟.......................۳۷
تیسرا درس.......................۳۹
لفظِ شیعہ لغت اور قرآن میں.......................۳۹
تیسرے درس کا خلاصہ.......................۴۳
سوالات.......................۴۳
چوتھا درس.......................۴۳
مکتب تشیع کا آغاز.......................۴۵
چوتھے درس کا خلاصہ.......................۵۳
سوالات.......................۵۳
درس پنجم.......................۵۵
شیعوں کے دوسرے نام.......................۵۵
حضرت علی (علیہ السلام) کا مقام اور منزلت اصحاب کے درمیان.......................۵۷
درس پنجم کا خلاصہ.......................۶۶
سوالات.......................۶۶
چھٹا درس.......................۶۷
واقعہ سقیفہ میں قریش کا کردار.......................۶۷
ا۔قریش کو حکومت کرنے کی خواہش.......................۶۸
(الف): مالی طاقت.......................۶۸
(ب): مقام معنوی قریش.......................۶۸
۲۔خاندانی حسد اور مخالفت.......................۷۰

۳۔ذات علی علیہ السلام سے قریش کی دشمنی..........۷۱
چھٹے درس کا خلاصہ..........۷۳
سوالات..........۷۳
ساتواں درس..........۷۵
حضرت امیر المؤمنین علی ں کی خاموشی..........۷۵
ا۔مسلمانوں کے درمیان پھوٹ پڑ جانا..........۷۵
۲۔مرتدوں سے خطرہ..........۷۶
۳۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت کی حفاظت..........۷۷
سقیفہ کے بعد شیعوں کی شکل حقیقی اور سیاسی..........۷۷
ساتویں درس کا خلاصہ..........۸۱
سوالات..........۸۱
آٹھواں درس..........۸۳
شیعہ اصحاب رسول..........۸۳
آٹھویں درس کا خلاصہ..........۸۷
سوالات..........۸۷

تیسری فصل: ادوار تحول تاریخی شیعہ..........۸۹

نواں درس..........۹۱
ا۔شیعہ، ابتدائی خلفاء کے دور میں..........۹۱
شیعت کا اظہار، علی علیہ السلام کے دور میں..........۹۳
۲۔شیعہ بنی امیہ کے زمانہ میں..........۹۴
نویں درس کا خلاصہ..........۹۸
سوالات..........۹۸
دسواں درس..........۹۹
تشیع کا پھیلاؤ بنی امیہ کے دور میں..........۹۹
الف: عصر امام حسن و امام حسین علیہما السلام..........۹۹

تشیّع کی ترقی میں تحریک کربلا کا کردار.......................... ۱۰۱
دسویں درس کا خلاصہ.......................... ۱۰۵
سوالات.......................... ۱۰۵
گیارہواں درس.......................... ۱۰۷
حضرت امام سجاد علیہ السلام کا دور.......................... ۱۰۷
شیعہ تحریکیں.......................... ۱۱۰
آل مروان کی حکومت کا استحکام (گھٹن کا دور).......................... ۱۱۲
گیارہویں درس کا خلاصہ.......................... ۱۱۵
سوالات.......................... ۱۱۵
بارہواں درس.......................... ۱۱۷
عباسیوں کی دعوت کی ابتداء اور تشیّع کے پھیلاؤ میں اس کے اثرات.......................... ۱۱۷
ج: تشیّع امام باقر اور امام صادق علیہما السلام کے دور میں.......................... ۱۱۹
دانشگاہ جعفری.......................... ۱۲۱
بارہویں درس کا خلاصہ.......................... ۱۲۴
سوالات.......................... ۱۲۴
تیرہواں درس.......................... ۱۲۵
۳۔ شیعہ، عباسیوں کے دور میں.......................... ۱۲۵
شیعہ قائدین کی نگرانی.......................... ۱۳۰
تیرہویں درس کا خلاصہ.......................... ۱۳۵
سوالات.......................... ۱۳۵
چودھواں درس.......................... ۱۳۷
عباسی دور میں شیعوں کے پھیلاؤ کے اسباب.......................... ۱۳۷
۱۔ ہاشمی اور علوی، بنوامیہ دور میں.......................... ۱۳۷
۲۔ عصر بنوامیہ کا خاتمہ اور حکومت بنو عباس کا آغاز.......................... ۱۳۹
۳۔ علویوں کی ہجرت.......................... ۱۳۹

ہجرت کے اسباب.. ۱۴۲
ا۔علویوں کی ناکامی.. ۱۴۲
۲۔حکومتی دباؤ.. ۱۴۲
۳۔ہجرت کے لئے راہ ہموار کرنا.. ۱۴۲
چودھویں درس کا خلاصہ.. ۱۴۳
سوالات.. ۱۴۳

چوتھی فصل: شیعہ اور علوی تحریکیں.......................... ۱۴۵

پندرہواں درس.. ۱۴۷
بنو امیہ دور میں شیعہ اور علوی تحریکیں.. ۱۴۷
الف: حضرت زید کی تحریک.. ۱۴۸
ب۔یحیی بن زید کی تحریک.. ۱۵۰
پندھویں درس کا خلاصہ.. ۱۵۲
سوالات.. ۱۵۲
سولہواں درس.. ۱۵۳
شیعہ اور علوی تحریکیں، بنو عباس دور میں.. ۱۵۳
ا۔زیدیہ تحریکیں.. ۱۵۳
الف۔محمد بن نفس زکیہ کی تحریک.. ۱۵۵
ب۔ابن طباطبائی حسنی کی تحریک.. ۱۵۶
ج۔حسن ابن زید حسنی کی تحریک (طبرستانی علوی).. ۱۵۶
د۔یحیی ابن حسین کی تحریک (یمنی زیدی).. ۱۵۷
سولہویں درس کا خلاصہ.. ۱۵۹
سوالات.. ۱۵۹
سترہواں درس.. ۱۶۱
۲۔غیر منظم تحریکیں.. ۱۶۱
الف۔قیام شہید فخ.. ۱۶۱

ب: قیام محمد ابن قاسم ۱۶۲
ج: یحییٰ ابن عمر طالبی ۱۶۲
شکست کے اسباب ۱۶۳
سترہویں درس کا خلاصہ ۱۶۴
سوالات ۱۶۴

پانچویں فصل: تشیّع کی جغرافیائی وسعت ۱۶۵

اٹھارہواں درس ۱۶۷
تشیع کی جغرافیائی وسعت ۱۶۷
اٹھارہویں درس کا خلاصہ ۱۷۰
سوالات ۱۷۰
انیسواں درس ۱۷۱
شیعہ اکثریتی علاقے ۱۷۱
الف: پہلی صدی ہجری میں، شیعہ نشین علاقے ۱۷۱
مدینہ ۱۷۱
یمن ۱۷۳
کوفہ ۱۷۶
بصرہ ۱۷۹
مدائن ۱۸۱
جبل عامل ۱۸۲
انیسویں درس کا خلاصہ ۱۸۳
سوالات ۱۸۳
بیسواں درس ۱۸۵
ب۔ دوسری صدی ہجری میں شیعہ علاقے ۱۸۵
خراسان ۱۸۶
قم ۱۸۷

بغداد..۱۸۸
ج۔ تیسری صدی ہجری میں شیعہ علاقے..۱۸۹
بیسویں درس کا خلاصہ..۱۹۱
سوالات..۱۹۱
اکیسواں درس..۱۹۳
مختلف قبائل میں تشیّع کی لہر..۱۹۳
اکیسویں درس کا خلاصہ..۱۹۸
سوالات..۱۹۸
چھٹی فصل: شیعوں کے اندرونی گروہ..۱۹۹
بائیسواں درس..۲۰۱
شیعوں کے اندرونی گروہ..۲۰۱
کسانیہ..۲۰۲
زیدیہ..۲۰۲
ناووسیہ..۲۰۲
فطحیہ..۲۰۲
سمطیہ..۲۰۲
اسماعیلیہ..۲۰۲
طفیہ..۲۰۲
اقمصیہ..۲۰۲
یرمعیہ..۲۰۲
تمیمیہ..۲۰۲
جعدیہ..۲۰۲
یعقوبیہ..۲۰۲
ممطورہ..۲۰۲
واقفیہ..۲۰۲

بائیسویں درس کا خلاصہ..۲۰۸
سوالات..۲۰۸
تئیسواں درس..۲۰۹
شیعہ فرقوں کی پیدائش کی وجوہات..۲۰۹
۱۔ گھٹن..۲۱۰
۲۔ تقیہ..۲۱۱
۳۔ ریاست طلبی اور دنیا پرستی..۲۱۳
۴۔ ضعیف النفس افراد کا وجود..۲۱۴
غالیوں کے ساتھ ائمہؑ کی جنگ..۲۱۵
تئیسویں درس کا خلاصہ..۲۱۷
سوالات..۲۱۷

ساتویں فصل: شیعوں کی علمی میراث..۲۱۹

چوبیسواں درس..۲۲۱
شیعوں کی علمی میراث..۲۲۱
چوبیسویں در کا خلاصہ..۲۲۶
سوالات..۲۲۶
پچیسواں درس..۲۲۷
علم فقہ..۲۲۷
علم فقہ، صحابہ اور تابعین کے دور میں..۲۲۷
شیعوں کے درمیان فقہ کی حالت..۲۲۸
اجتہاد کا آغاز..۲۲۹
ائمہ اطہارؑ کے فقیہ اصحاب..۲۳۰
پچیسویں درس کا خلاصہ..۲۳۲
سوالات..۲۳۲
چھبیسواں درس..۲۳۳

علم کلام...۲۳۳
چھبیسویں درس کا خلاصہ...۲۳۷
سوالات...۲۳۷
آٹھویں فصل: تشیع کی ترویج میں شیعہ شعراء کا کردار...۲۳۹
ستائیسواں درس...۲۴۱
شیعہ شعراء کرام اور شعر کا مقام...۲۴۱
غیبت صغریٰ کے اختتام تک کے شیعہ شعراء...۲۴۴
ممتاز شیعہ شعراء...۲۴۶
ستائیسویں درس کا خلاصہ...۲۴۸
سوالات...۲۴۸
اٹھائیسواں درس...۲۴۹
شیعہ شاعروں کے موضوعات...۲۴۹
۱۔حق اہلبیت علیہم السلام کے غاصبوں کے خلاف احتجاج...۲۴۹
۲۔اموی اور عباسی شعراء کا شیعہ شاعروں سے مقابلہ...۲۵۲
اٹھائیسویں درس کا خلاصہ...۲۵۵
سوالات...۲۵۵
انتیسواں درس...۲۵۷
۳۔مرثیہ گوئی...۲۵۷
الف) امام حسین علیہ السلام اور دیگر شہدائے کربلا کے بارے میں مرثیہ سرائی...۲۵۷
ب) خاندان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کے دیگر شہداء اور مرحومین کے مرثیے...۲۶۱
خاندان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وستائش...۲۶۳
خاندان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کی مذمت...۲۶۵
انتسویں درس کا خلاصہ...۲۶۷
سوالات...۲۶۷
مأخوذات کی فہرست...۲۶۹

عرض مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی بھی کتاب کے ترجمے سے پہلے چند نکات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

(۱)۔ سب سے پہلے کسی مناسب موضوع کا انتخاب ہے، ایسا انتخاب جو افادیت کے اعتبار سے ہمہ گیر اور ہمہ جہت ہو اور ہر عمر کے افراد اس سے کما حقہ استفادہ کرسکیں۔

(۲)۔ دوسرا یہ کہ جس زبان میں ترجمہ ہو رہا ہو اس کا انداز سلیس ہونا چاہئے اور ایسی اصطلاحات کا استعمال جو متروک ہو چکی ہوں یا پھر انہیں سمجھنے کے لئے ڈکشنری کی ضرورت پڑے، غیر مناسب ہے تا کہ ہر طبقے کے لوگ دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کرسکیں۔

(۳)۔ بازار میں موجود تراجم میں موضوع کے لحاظ سے ایک نیا اضافہ ہو اور قارئین کے ذوق وسلیقہ اور ان کی علمی تشنگی کو بجھانے میں معاون ثابت ہو۔

زیر نظر کتاب جو محترم مؤلف غلام حسن محرمی صاحب کی انتھک محنتوں کا نتیجہ ہے لہٰذا ان کی اس کوشش سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی خاطر حقیر نے اس کتاب کے ترجمے کی ٹھان لی۔ اس ترجمے میں درج بالا نکات پر پوری توجہ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ یہ کتاب تاریخ اسلام بالخصوص تشیّع کی تاریخ سے شغف رکھنے والوں اور خاص طور پر ان نوجوانوں کے لئے بھی جو اپنی تاریخ اور اپنے مذہب کے آغاز کے اسباب کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں، ایک گراں بہا تحفہ ہے۔

مؤلف کے لکھنے کا انداز بہت سادہ اور خوبصورت ہے۔ ہر درس کے آخر میں اس کا خلاصہ اور اس درس سے متعلق سوالات کو اضافہ کر کے انہوں نے اس کتاب کی تالیف میں چار چاند لگا دیئے ہیں۔ تا کہ اسکول کالج کے طالب علم بیشتر بہرمند ہوسکیں اور اس کتاب کو اپنے نصاب کا حصہ سمجھ کر پڑھیں۔

آخر میں ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس ترجمے میں ہر طرح کی معاونت کی اور خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ خدا ان کی توفیقات میں روز بروز اضافہ کرے۔ دستور کے مطابق قارئین محترم سے گزارش ہے کہ ترجمے کی غلطیوں سے حتماً آگاہ فرما کر خود بھی اس نیک کاوش میں شریک ہوں۔

والسلام

مرزا حسین اخلاقی

قم المقدسہ

۱۰ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ ق

مقدمہ مؤلف

مکتب تشیع کی تاریخ اسلام سے کوئی الگ تاریخ نہیں ہے۔ کیونکہ مکتب تشیع نے اسی اسلام کو دوام بخشا ہے جو پیغمبر ﷺ اور ان کے برحق جانشینوں کے دور میں تھا۔ پس شیعوں کی مذہبی تاریخ پیغمبر ﷺ تک پہنچتی ہے ابتدائی شیعہ، پیغمبر ﷺ کے برجستہ اصحاب تھے کہ جو پیغمبر ﷺ کی ہدایت پر علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو آپ کے بعد خلیفہ وامام جانتے تھے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد خلیفہ کے انتخاب میں جو حالات رونما ہوئے تھے، ان کی وجہ سے شیعوں نے ایک الگ راستہ اختیار کیا۔ کیونکہ وہ امام علی علیہ السلام کی پیروی کرنے لگے اور ہمیشہ اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ رہے۔ اور سختیوں اور مشکلات کے باوجود اپنے عقیدہ کو نہیں چھوڑا۔ اس وجہ سے شیعہ، حکومت میں شریک نہیں ہو سکے جس کی وجہ سے حکومت کے ساتھ دشمنی ہوگئی۔

ابتداء میں شیعوں کا اختلاف حکومت وقت کے ساتھ پیغمبر ﷺ کے جانشین کے بارے میں تھا۔ لیکن شیعوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کی رحلت کے بعد تمام معارف اسلامی کو حاصل کرنے کے لئے ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی طرف رجوع کیا، اس لحاظ سے بھی حکومت وقت کے حامیوں سے الگ ہو گئے۔ اسی وجہ سے شیعوں کی فکر اور تہذیب نے دوسری شکل اختیار کی اور شیعوں نے اپنے مکتب کو تحریف ہونے سے محفوظ رکھا۔ اور اہل تشیع، خاندان رسالت کی پیروی کرتے ہوئے ان کے علوم کے وارث بن گئے۔ اور شیعہ تہذیب تاریخ میں ایک روشن اور اصلی تہذیب تھی۔

اس وجہ سے بعض شیعہ مخالفین بھی اس کا اعتراف کرنے لگے، جیسے شمس الدین محمد ذہبی قرن ہشتم میں ''۷۴۸ھ'' اہل سنت کے ایک بڑے دانشمند گزرے ہیں جو شیعوں کے ساتھ سخت متعصب ہونے کے باوجود ابان ابن تغلب جو امام جعفر صادق علیہ السلام کے شاگردوں میں سے تھے۔ کی کوشش کی اور ان کی سچائی پر گواہی دی اور دیکھتے ہیں کہ مکتب تشیع کو قبول کرنے والے افراد دینداری اور پرہیز گار زیادہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ان کی احادیث کو قبول نہ کیا جائے تو اکثر احادیث پیغمبر ﷺ ختم ہو جائیں گی۔ اور یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ (۱)

پھر ایک طرف سے مذہب تشیع بھی دوسرے مذاہب کی طرح اختلافات سے نہیں بچ سکا۔ جیسا کہ رہبران تشیع کے سختی سے منع کرنے کے باوجود غلات کا نفوذ کرنا ہے۔ جس نے شیعوں کی مشکلات میں اضافہ کر دیا۔ یہ جو اجمالی خاکہ پیش کیا

---

(۱) میزان الاعتدال، دار الفکر بیروت (بی تا) ج ۱ ص ۴۔

گیا ہے۔اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اہل تشیع کو چودہ سو سال میں کتنے مراحل سے گزرنا پڑا۔اور یہ ارزشمند کتاب جو جناب حجۃ الاسلام آقای غلام حسن محرمی کی کوششوں کا نتیجہ ہے،نسبتاً تشیع کی تاریخ بیان کرنے میں یہ جامع اور مناسب کتاب ہے اسی وجہ سے حوزہ علمیہ قم میں احسن طریقے سے مقبول ہوگئی ہے اور صاحب نظر افراد کے مورد توجہ قرار پا گئی ہے۔

فصل اول

منابع پر ایك مختصر نظر

پہلا درس

ہم اس غرض وغایت کے پیچھے نہیں ہیں کہ تاریخ تشیع کے تمام منابع اور مآخذ کا تجزیہ اور تحلیل کریں۔ بلکہ ہم اہم ترین منابع کا تجزیہ او تحلیل کریں گے جو کتابیں تاریخ تشیع پر لکھی گئی ہیں وہ دو طرح کی ہیں۔ بعض تاریخ تشیع اور زندگانی معصومین علیہم السلام پر لکھی گئی ہیں اور بعض کتابیں احادیث اور رجال پر مشتمل ہیں جو کہ تاریخِ تشیع سے مربوط ہیں۔ اس لحاظ سے ہم نے تاریخ تشیع کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ۱۔ خصوصی منابع اور مدارک۔ ۲۔ عام منابع اور مدارک۔ ہم ان کو دو باب میں بیان کریں گے۔

خصوصی منابع

جو تاریخ تشیع کے منابع و مدارک اس درس میں معرفی کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ مقاتل الطالبین۔
۲۔ الدرجات الرفیعہ فی طبقات الشیعہ۔
۳۔ اعیان الشیعہ۔
۴۔ تاریخ تشیع۔
۵۔ شیعہ در تاریخ۔
۶۔ جہاد الشیعہ۔
۷۔ تاریخ تشیع در ایران از آغاز قرن ہشتم ہجری۔

۱۔ مقاتل الطالبین

تاریخ تشیع کے منابع میں سے ایک بہترین کتاب مقاتل الطالبین ہے۔ اس کتاب کو ابوالفرج علی بن حسین اصفہانی نے لکھا ہے اور وہ سال ۲۸۴ھ میں ایران کے شہر اصفہان میں پیدا ہوئے اور عراق کے شہر بغداد میں پلے بڑھے اور وہاں کے دانشمندوں سے تعلیم حاصل کی۔ اگر چہ ان کا حسب ونسب امویان تک پہنچتا ہے۔ لیکن وہ خود علوی مذہب تھے۔ (۱)

(۱) صقر، السید احمد مقدمہ کتاب مقاتل الطالبین ناشر الشریف الرضی قم ط دوم ۱۴۱۶ ص ۵۔

اس کتاب کا موضوع کتاب کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ وہ موضوع طالبیوں کے بارے میں ہے جو زمانے کے ظالم اور ستمگر لوگوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ اس کتاب کے مصنف کہتے ہیں کہ ہم ان اخبار و احادیث کا خلاصہ جو اولاد علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر اس زمانے تک ہے جس میں ہم نے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا یعنی (جمادی الاولیٰ سال ۳۱۳ھ) کا زمانہ ہے جوان کے قتل ہونے پر دلالت کرتی ہیں ذکر کریں گے۔ خواہ وہ قتل، زہر کھلانے کی وجہ سے ہو یا وہ سلطان وقت سے فرار ہونے کی وجہ سے کہیں جا کر وفات پا گئے ہوں یا وہ زندان میں وفات پا گئے ہوں اور ہم نے ان کے قتل کی تاریخ کی رعایت کی ہے نہ کہ فضیلت کی تاریخ کو ملحوظ نظر رکھا ہے۔ (۱)

یہ کتاب دو مجموعی بحثوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول میں زمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تشکیل حکومت عباسیان تک بحث کی گئی ہے اور قسم دوم حکومت بنی عباس سے مربوط ہے۔ اگرچہ اس کتاب میں فقط زندگی اور شہادت شہداء آل ابی طالب علیہم السلام کے بارے میں تحقیق کی گئی ہے۔ لیکن شہداء علوی کی سرگزشت اور ان کے پیروکاروں کی زندگی کے بارے میں بھی تحریر کیا ہے۔ اس لحاظ سے تاریخ تشیّع کو ایسے منابع سے استخراج کر سکتے ہیں۔ بیشتر یہ کتاب، تاریخ تشیع کی سیاست پر مشتمل ہے اس لئے اس سے دوسری جہات کا استفادہ کرنا بہت ہی کم ہے۔

۲۔ الدرجات الرفیعة فی طبقات الشیعہ

اس کتاب کے مؤلف سید علی خان شیرازی ہیں (ایران کے ایک شہر کا نام) وہ ۵ پانچ جمادی الاولیٰ ۱۰۵۲ھ میں شہر مدینہ میں پیدا ہوئے۔ اور وہاں تعلیم حاصل کی اور ۱۰۶۸ھ میں ہجرت کر کے ہند کے شہر حیدر آباد گئے۔ اور ۴۸ سال وہیں رہے۔ اس کے بعد امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے مشہد آئے اور ۱۱۱۷ھ میں جب شاہ سلطان حسین صفوی کا دور تھا، وہ اصفہان آئے اور دو سال اس شہر میں زندگی بسر کی اور دو سال کے بعد شیراز گئے اور اس شہر کے دینی اور علمی زعیم بن گئے۔ (۲)

کتاب الدرجات الرفیعة فی طبقات الشیعة اس دانشمند کی تالیفات میں سے ایک ہے۔ اگرچہ اس کتاب کا موضوع شیعوں کے حالات بیان کرنے میں ہے نہ کہ تاریخ تشیع کا عام موضوع ہے۔ لیکن ہمارے پاس دو دلیلیں ہیں جن کی وجہ سے اس کتاب سے تاریخ تشیع کا استفادہ کیا گیا ہے۔

پہلی دلیل:

یہ ہے کہ اس کتاب میں شیعوں کے حالات کے بارے میں تحقیق کی گئی ہے جو مختلف زمانوں میں ان پر گزری ہیں۔

---

(۱) ابوالفرج اصفہانی مقاتل الطالبین ناشر: الشریف الرضی، قم ط دوم ۱۴۲۱ ص ۲۴۔

(۲)۔ شیرازی سید علی خان الدرجات الرفیعة فی طبقات الشیعة مؤسسة الوفا بیروت ص ۴۰۳۔